Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)
Volume 5 Issue 1, Spring 2025
ISSN(P): 2790 8216 ISSN(E): 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

کتب اطراف کا تعارف اور امتیازات: تحقیقی جائزہ

Title: **Introduction and Distinctions of Aṭrāf Literature: An Analytical Study**

Author (s): Muhammad Irfan [1], Muhammad Farhan [2]

Affiliation (s):
1 National University of Modern Languages (NUML), Lahore Campus, Pakistan.
2 University of Education, Lahore, Pakistan.

DOI: https://doi.org/10.32350/mift.51.01

History: Received: Jan 21, 2025, Revised: Mar 23, 2025, Accepted: April 15, 2025, Published: June 27, 2025

Citation: Irfan, Muhammad and Farhan, Muhammad. "Introduction and Distinctions of Aṭrāf Literature: An Analytical Study." *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 5,no.1(2025):1–15. https://doi.org/10.32350/mift.51.01

Copyright: © The Authors

Licensing: This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

کتب اطراف کا تعارف اور امتیازات: تحقیقی جائزہ

Introduction and Distinctions of Aṭrāf Literature: An Analytical Study

Muhammad Irfan *

National University of Modern Languages (NUML), Lahore Campus, Pakistan.

Muhammad Farhan

University of Education, Lahore, Pakistan.

Abstract

Aṭrāf (أطراف) is the plural of *ṭarf* (طرف), meaning "edge" or "corner." In the context of ḥadīth sciences, *Aṭrāf literature* refers to a unique genre of works in which only a partial text (beginning or significant portion) of a ḥadīth is cited, while its full chain of transmission (isnād) and source references are indicated or recorded. These books are invaluable in tracing aḥādīth found across various primary collections, especially in verifying authenticity, locating sources, and supporting comparative studies among different ḥadīth compilations. The origin of *Aṭrāf* literature is rooted in the early development of ḥadīth sciences, emerging as a specialized tool for scholars and students alike. Among the foundational contributions, *Aṭrāf al-Wāsiṭī* by Abū Muḥammad Khalaf ibn Muḥammad al-Wāsiṭī holds a primary place, as it compiles the *aṭrāf* of the *Ṣaḥīḥayn* (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī and Ṣaḥīḥ Muslim). Another notable work is *Tahdhīb al-Kamāl fī Maʿrifat al-Aṭrāf* by al-Ḥāfiẓ al-Mizzī, which significantly advanced this genre. Later, Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī also contributed richly to this field, drawing upon and refining previous works. This analytical study aims to explore the origin, structure, and scholarly value of *Aṭrāf* literature, highlighting its major contributors, unique features, and relevance in contemporary ḥadīth studies.

Keywords: Introduction, characteristics, Atraf, Atraf al-Wasti, Tahfut al-Ashraf-Bi-marfat-al-Atraf, Ibn-e- Hajar.

ا. تمہید

کتاب اللہ کے بعد حدیث ہمارے لیے حجت اور دلیل ہے کیونکہ اللہ کے کلام کو پوری طرح سمجھنا حدیث نبوی کے بغیر ممکن نہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے آسمانی کتب کو لوگوں کی طرف براہ راست اتارنے کی بجائے ان کے رسولوں پر نازل فرمایا تاکہ وہ ان کی وضاحت کر دیں اور ان کے لیے احکام الہی کا سمجھنا آسان ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے کلام کے ساتھ ہی حدیث نبوی بھی وجود میں آگئی۔ حدیث کا لفظ (حدث) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "نیا اور جدید" یعنی قدیم کا متضاد ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن حجر عسقلانی کی بیان کردہ تعریف سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ حدیث "قرآن مجید" جو قدیم ہے کے مقابلے میں نیا اور جدید کلام ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔ چنانچہ ابن حجر فرماتے ہیں:

"المراد بالحديث في الشرع ما اضيف الى النبي ﷺ كانه اريد به مقابلة القرآن لانه قديم"۔[1]

قرآن مجید کی طرح حدیث رسول ﷺ کا بھی قیامت تک باقی اور محفوظ رہنا ضروری ہے، کیونکہ رسول اللہ کے اقوال درحقیقت قرآن مجید کی ہی تفسیر ہیں اور قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے اس دین کو کامل اور آخری دین بنایا اور اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تو اس کے پیروکاروں کو ایک ایسے علم (علم اصول حدیث) کی طرف نشاندہی فرمائی، جو صرف اس امت کا خاصہ ہے۔ اور اس سے پہلے یہ کسی امت کو نہیں دیا گیا۔ "ابو علی الجیانی فرماتے ہیں کہ تین چیزیں اس امت کا خاصہ ہیں جو اس سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی: اسناد، انساب اور اعراب"۔

وقال أبو علي الجياني: "خص الله تعالى هذه الأمة بثلاثة أشياء، لم يعطها من قبلها: الإسناد، والأنساب، والإعراب".[2]

لہذا محدثین نے راوی اور مروی کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے لیے ایک تاریخ ساز اور عہد آفرین فن متعارف کروایا، جسے ہم علم مصطلح الحدیث کے نام سے یاد رکھے ہوئے ہیں۔ اس فن سے ہمیں حدیث کی جانچ پرکھ میں کامل درجہ کی معاونت ملتی ہے جس سے ہمیں حدیث پر حکم لگانے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ علم مصطلح کی طرح محدثین نے حدیث کے میدان میں اور بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ فن اسماء الرجال میں اس قدر عمدہ کام کیا کہ اس کی نظیر زمانہ اول سے اب تک کہیں نہیں ملتی، مشہور مستشرق "ڈاکٹر اسپرنگر" کے بقول اس روئے زمین پر کوئی بھی ایسی قوم اب تک نہیں آئی کہ جس نے اپنے نبی کی بات کو بیان کرنے والے پانچ لاکھ راویوں کے احوال کو محفوظ کیا ہو۔

اسی طرح محدثین نے احادیث کی کتب کو مختلف طریقوں سے مدون کیا، جوامع لکھی گئی اور بعض نے اپنی مرویات کو سنن کی ترتیب پر تالیف کیا، معاجم، مسانید، مصنفات اور مؤطات بھی محدثین کی گراں قدر خدمات کا بین ثبوت ہیں۔ اس کے بعد کتب تخریج، کتب زوائد اور کتب اطراف کا مرحلہ آیا تو محدثین نے اس میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور اس پر بھی خوب کام کیا۔ ہمارا اس مقالہ کا موضوع کتب اطراف ہیں، جس میں ہم چند مشہور کتب اطراف کا تعارف اور خصوصیات کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے منہج کو بھی مَس کریں گے۔

۲۔ اطراف کی تفہیم

*Corresponding author: m.irfan@numl.edu.pk

(1) السيوطی، جلال الدين ، تديب الراوی فی شرح تقريب النواوی: 29/1، دار طيبه
(2) تدريب الراوي:605/2

اطراف "طَرَف" کی جمع ہے جس کے لغوی معنی ہیں کونہ اور کسی چیز کا کنارہ وغیرہ، جیسا کہ فیروزآبادی نے القاموس المحیط میں نقل کیا۔

"والطرف محركة: الناحية وطائفة من الشيء والرجل الكريم.والأطراف: الجمع و من البدن: اليدان والرجلان والرأس و من الأرض: أشر افها وعلماؤها۔"[3]

ابن فارس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طرف میں طا، را اور فاء اصلی حروف ہیں جس کا معنی ہے کسی چیز کی حد اور کنارہ۔

(طرف) الطاء والراء والفاء أصلان: فالأول يدل على حد الشيء وحرفه.....وجمع الطرف أطراف.[4]

اطراف کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ حدیث کے کسی ایسے ٹکڑے کو ذکر کرنا جس سے باقی حصہ کی طرف اشارہ ہو رہا ہو اسانید کو جمع کرنے کے ساتھ، پھر ان اسانید کا چاہے استیعاب کیا گیا ہو یا محض بعض کتب کی اسانید کا استقصاء کیا گیا ہو۔ جیسا کہ محمد بن جعفر کتانی رحمہ اللہ "الرسالۃ المستطرفہ" میں لکھتے ہیں: "الأطراف: وهي التي يقتصر فيها على ذكر طرف الحديث الدال على بقيته مع الجمع لأسانيده، إما على سبيل الاستيعاب، أو على جهة التقيد بكتب مخصوصة"۔[5]

۳۔ کتب اطراف کا معنی و مفہوم

ماقبل بیان کردہ اطراف کے معنی و مفہوم سے کتب اطراف کا معنی و مفہوم سمجھا جا سکتا ہے کہ "کتب اطراف سے مراد وہ کتب ہیں کہ جن میں کسی ایک یا زیادہ کتب کی مرویات کو مسانید صحابہ پر مرتب کر کے روایت کے کسی ایسے مشہور ٹکڑے کو ذکر کر دیا جاتا ہے جو بقیہ حصہ پر دال ہو"۔ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصانیف کے طریقوں میں سے ایک طریقہ کتب کو اطراف پر جمع کرنا بھی ہے کہ جس میں حدیث کے کسی مشہور حصہ کو ذکر کیا جاتا ہے جو بقیہ پر دلالت کرتا ہو اسانید کے جمع کرنے کے ساتھ، پھر چاہے مکمل اسانید کا استیعاب کیا جائے یا کسی مخصوص کتب کی اسانید کا۔

ما قال جلال الدين السيوطى رحمه الله: "من طرق التصنيف أيضا جمعه على الأطراف، فيذكر طرف الحديث الدال على بقيته ويجمع أسانيده، إما مستوعبا أو مقيدا بكتب مخصوصة."[6]

علامہ ابن حجر عسقلانی بھی کتب اطراف کی یہی تعریف فرماتے ہیں:

"أو يجمعه على الأطراف، فيذكر طرف الحديث الدال على بقيته، ويجمع أسانيده، إما مستوعبا، وإما متقيدا بكتب مخصوصة."[7]

---

(3)الفيروز آبادي، محمد بن يعقوب، القاموس المحيط: 1075، الشاملة

(4)القزويني، أبو الحسين أحمد بن فارس، معجم مقاييس اللغة: 448/3، دار الفكر۔

(5) الكتاني، السيد شريف محمد بن جعفر، الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب سنة المشرفة:168، دار البشائر الإسلامية، الطبعة الخامسة۔

(6) تدريب الراوى:600/2۔

یہاں ایک بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ کتب اطراف کی بنیاد حدیث کا وہ مشہور ٹکڑا ہوتا ہے جو بقیہ حدیث کی طرف مشار ہو، چاہے وہ حدیث کے ابتداء سے ہو، جیسے:("إنما الأعمال بالنيات"، "بني الاسلام على خمس....") یا درمیان سے ہو۔ اور اسی طرح کبھی کبھار حدیث کا مفہوم اور قصہ بھی اطراف میں ذکر کر دیا جاتا ہے جیسا کہ ("حديث جابر، بيع جمل جابر")، یہ کوئی حرف بحرف جملہ نہیں ہوتا بلکہ اس حدیث کے مضمون کا بیان ہوتا ہے، لہذا کتب اطراف سے استفادہ کرنے والے طالب کا اس سے واقف رہنا نہایت ضروری ہے۔

كما قال الدكتور نور الدين عتر: "ومبنى كتب الأطراف على جملة تشير إلى الحديث، سواء كانت من أوله، أو من أثنائه، فقد تكون جملة من أوله، كحديث: "الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"، "بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ ... "، وقد يقول مشيراً إلى موضوع الحديث وقصته، كحديث جابر: بيع جمل جابر. هذه دلالة على فكرة الحديث وموضوعه، وليست جملة حرفية لا من أوله ولا من وسطه، لذلك ينبغي على طالب العلم أن يتنبه جيداً، للاستفادة من هذا الكتاب."[8]

کتب اطراف کو اسانید کی ترتیب حروف ہجائی پر جمع کیا گیا ہے، متون کا خیال نہیں رکھا گیا۔ طریقہ یہ ہے کہ وہ پہلے حروف تہجی کے اعتبار سے صحابی کے نام کا ذکر کرتے ہیں اور پھر ان سے روایت کرنے والے تابعین اور تبع تابعین کو ذکر فرماتے ہیں، تاکہ اسناد کو یاد کرنے والے پر اس کا حفظ آسان ہو۔

۴۔ اطراف، نشو و نما و ارتقاء

کتب اطراف کا رواج بھی باقی علوم حدیث کی طرح قدیم ہے۔ کہ جس طرح شروع میں ہی احادیث کی کتب کو مختلف طریقہ سے مدون کیا گیا اسی طرح اطراف کی طرز پر بھی محدثین کا کام شروع سے ہی جاری تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرن اول میں حدیث کے رواۃ کو جب جرح و تعدیل کے اعتبار سے دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو محدثین اپنے پاس موجود احادیث کی تخریج کرتے وقت راویوں کے قبول اور عدم قبول کے اعتبار سے اپنے پاس اطراف کی ایک مختصر فہرست بنا لیا کرتے تھے تاکہ روایات میں تمیز کرنا آسان ہو۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایوب کے پاس جا کر ان سے اطراف کے بارے پوچھتا اور وہ مجھ سے سے پوچھتے کہ عمرو بن دینار نے فلاں سے اور فلاں سے کتنی کتنی روایات نقل کی ہیں، اور میں (یعنی سفیان) یحی بن سعید الانصاری سے اطراف لکھا کرتا تھا۔

"قال سفيان: كنت الزم أيوب بالليل عند عمرو بن دينار وكنت أفيده عن عمرو بن دينار رؤس الأحاديث واذهب معه فأسأل له عن تلك الأطراف وكان يسألني: كم روى عمرو عن فلان؟ وكم روى عن فلان؟

---

(7) العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر، نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر: 191، مطبعة سفير بالرياض، الطبعة الاولى.

(8) عتر، دكتور نور الدين محمد، كيفية التعامل مع الفهرس العام لأسماء كتب السنة: 05، المكتبة الشاملة.

فأقصها عليه ثم أكتب له من كل شيخ شيئا وأسأل له عمرا عنها، وكتبت له أطر افا عن يحي بن سعيد الأنصاري."[9]

اطراف اپنے معنی کے لحاظ سے سب سے پہلے اس کا استعمال غالبا ابراہیم نخعی یا بعض کے ہاں ابن سیرین رحمہما اللہ نے کیا، ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ اطراف کی کتابت میں کوئی حرج نہیں۔ **حدثنا جريرعن منصور عن إبراهيم قال: "لا بأس بكتابة الأطراف."[10]**

ابن حجر رحمہ اللہ نے اطراف کا مقصود یہ بیان کیا کہ سلف صالحین احادیث کے اطراف کی کتابت کیا کرتے تھے تاکہ وہ اپنے شیوخ سے ان کا مذاکرہ کریں اور وہ انہیں احادیث بیان کریں۔

قال ابن حجررحمه الله: "وعنى بذلك ما كان السلف يصنعونه من كتابة أطراف الأحاديث، ليذاكروا بها الشيوخ، فيحدثوهم بها."[11]

ابن سیرین رحمہ اللہ بھی اپنے زمانہ میں اطراف کا استعمال کیا کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں عبیدہ کے سامنے اطراف کا ذکر کرکے ان سے اس بارے سوالات کیا کرتا تھا۔

قال الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله: حدثني أبي قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن عتيق عن محمد بن سيرين قال: "كنت ألقي عبيدة بأطراف فأسأله".[12]

اسی طرح اور بھی بہت سے کبار محدثین نے اطراف کو اپنے زمانہ میں رواج دیا جن میں وکیع بن جراح، اسماعیل بن عیاش، سفیان ثوری، مالک بن انس اور یزید بن زریع جیسے محدثین شامل ہیں۔ یہاں تک کہ بعض محدثین کے متعلق آتا ہے کہ وہ بغیر اطراف کے احادیث کی املاء ہی نہیں کروایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اطراف لے آئیں۔ جیسا کہ یزید بن زریع کہتے ہیں کہ "ہشام بن حسان" ہمیں املاء نہیں کرواتے تھے جب ہم نے ان سے بات کی تو وہ کہنے لگے کہ اطراف لے کر آؤ۔

حدثنا يزيد بن زريع قال: "كان هشام بن حسان لا يملي على أحد فكلمناه أن يملى علينا، قال: جيئوا بأطراف۔ فأتي أنا وإسماعيل بن علية وهارون الشامي بن أبي عيسى، وكان كاتبا و أبو عوانة معنا وسلام بن أبي مطيع و أبو جري القصاب."[13]

اس کے بعد زمانہ گزرتا گیا اور اطراف کو استعمال کیا جاتا رہا یہاں تک کہ "ابو مسعود ابراہیم بن محمد بن عبید الد مشقی اور ابو محمد خلف بن محمد الواسطی" آئے، اور ان دونوں حضرات نے "اطراف الصحيحين" لکھی[14]۔ ان دونوں محدثین کو اطراف کی تالیف میں سبقت حاصل ہے۔ اس کے بعد محدثین نے

(9) ابن أبي حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس الرازي، الجرح والتعديل: 50/1، دار إحياء التراث العربي، الطبعة الاولى
(10) ابن حجر، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد العسقلاني، اتحاف المهرة: 158/1، مجمع الملك فهد، الطبعة الاولى.
(11) إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة: 158/1
(12) حنبل، أبو عبدالله أحمد بن حنبل الشيباني، العلل ومعرفة الرجال: 78/2، المكتب الاسلامى-بيروت، الطبعة الاولى.
(13) ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد التميمي، المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: 341/1، دار الوعي، الطبعة الاولى: 1396ھ
(14) الاعظمي، الدكتور محمد مصطفي، دراسات في الحديث النبوي وتاريخ تدوينه: 336/2، المكتب الاسلامى، 1980

جب اس تالیف کی جدت اور حسن ترتیب کو دیکھا تو اس کام میں لگ گئے اور اس پر پے در پے کتب تالیف ہونے لگیں اور یہ ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی حیثیت اختیار کر گیا۔ ذیل میں کتب اطراف کی اہمیت، تعارف اور خصوصیات کو بیان کیا جاتا ہے۔

۵۔ کتب اطراف کی اہمیت

کتب اطراف ایک نہایت ہی عمدہ کام ہے جس کے بیش بہا فوائد ہیں ہم ان میں سے چند کا ذیل میں ذکر کریں گے۔

* کتب اطراف سے باحث کے لیے حدیث کے تمام طرق اور اسانید کی تلاش آسان ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر مقصود صرف حدیث کے طرق کی معرفت ہو تو ایک کتاب کا مطالعہ کر لینا گویا ایسا ہی ہے جیسا ان تمام کتب کا مطالعہ کر لیا جس کی وہ اطراف ہیں کیونکہ مؤلف نے تمام طرق کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا ہے۔ لیکن اگر متون کو جاننا ہو تو پھر اصل مصادر کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔
* کتب اطراف میں دیکھنے سے قاری کے لیے متون میں اس حدیث کا تلاش کرنا آسان ہو جاتا ہے، کیونکہ صاحب اطراف اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔
* کتب اطراف میں دیکھتے ہی محدث سند کے علو و نزول کو پرکھ لیتا ہے، کیونکہ اس حدیث کے طرق ایک ہی جگہ جمع ہیں۔
* کتب اطراف کے فوائد میں سے ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ حدیث کے بعض طرق میں اگر کوئی راوی مہمل ہو تو اس کی تقیید ہو جاتی ہے، جیسا کہ اگر سند میں لفظ "سفیان" آئے تو اس سے ثوری مراد ہیں یا عینیہ اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

کتب اطراف کا معنی و مفہوم آغاز و ارتقاء کے بعد اب ہم چند کتب اطراف کا تعارف اور ان کی خصوصیات کو ذیل میں بیان کریں گے۔

أطراف الصحيحين: للحافظ أبي محمد خلف بن محمد الواسطي (متوفى: 401)

اطراف پر لکھی جانے والی کتب میں "اطراف الواسطی" کو اولیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں واسطی رحمہ اللہ نے صحیحین کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ اس کتاب کے مؤلف "ابو محمد خلف بن محمد الواسطی" ہیں۔ انھوں نے محمد بن فوارس اور ابو بکر اسماعیلی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ابو مالک القطیعی اور ابو محمد بن ماسی ان کے تلامذہ میں شمار ہوتے۔ ابو بکر خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ انہوں نے صحیحین کی اطراف لکھی اور میں نے ازہری سے سنا وہ فرماتے ہیں: خلف بن محمد الواسطی حافظ تھے اور محمد بن ابو الفوارس ان کے استاد تھے۔

"خلف بن محمد بن علي بن حمدون أبو محمد الواسطي وكتب الناس بانتخابه، وَخرج أطراف الصحيحين. سمعت الأزهري، يقول: " كان خلف بن محمد الواسطي حافظا، وكان محمد بن أبي الفوارس أستاذه."[15]

۲۔ خصوصیات کتاب

حاجی خلیفہ اپنی کتاب کشف الظنون میں فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے اپنی کتاب **"الإشراف علي معرفة الأطراف"** کے مقدمہ میں یہ لکھا کہ "خلف کی کتاب ترتیب اور رسم کے لحاظ سے بہت عمدہ اور اخطاء واوہام کے لحاظ سے بہت زیادہ کم ہے"۔

قال الحافظ أبو القاسم بن عساكر في أول الأشراف: " كان كتاب خلف، أحسنهما ترتيبا ورسما، و أقلهما خطاء ووهما۔"[16]

۲.۱۔تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف: للإمام يوسف بن الزكي المزي رحمه الله

کتب اطراف کے مؤلفین میں ایک بڑا نام علامہ مزی رحمہ اللہ کا ہے، اور ان کی کتاب "تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف" ایک نہایت ہی مقبول ومتداول کتاب ہے۔

صاحب کتاب کے کچھ حالات زندگی

آپ کا پورا نام "یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی بن ابو الزہر القضاعی الکلبی" تھا۔ کنیت ابو الحجاج المزی اور لقب جمال الدین تھا۔ قال ابن المبرد: "يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك، أبو الحجّاج المزي"۔[17] قبیلہ قضاعۃ سے تعلق رکھتے تھے لیکن مزی سے زیادہ مشہور ہوئے کیونکہ "مزۃ" میں زیادہ نشو ونما پائی۔ بچپن میں ہی قرآن کریم حفظ کیا اور عربی، لغت اور تصریف میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ شافعی المسلک تھے اور لڑکپن کے زمانے میں ہی ذاتی شوق سے علم حدیث کی طلب میں دن رات لگانا شروع کر دیے۔ جیسا کہ ابن عبد الهادی اپنے استاد علامہ مزی رحمہ اللہ کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"يظهر من تتبع حياة المزى ومراحل حياته أنه صاحب عقلية منظمة منذ صغره، حيث يقول تلميذه وخريجه ابن عبد الهادى: "وحفظ القرآن فى صغره وقرأ شيئًا من الفقه وتعلم العربية والتصريف واللغة، وشرع فى طلب الحديث بنفسه فى سنة خمس وسبعين"۔[18]

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "اللہ کی قسم اگر دار قطنی بھی حیات ہوتے تو ان کی جگہ پر تدریس کرتے ہوئے حیاء محسوس کرتے"۔

---

(15) خطيب بغدادي، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت، تاريخ بغداد: 288/9، دار الغرب السلامي-بيروت، الطبعة الاولى

(16) حاجي خليفة، مصطفى بن عبد الله كاتب جلبي، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: 81/1، دار الكتب العلمية

(17) ابن المبرد، يوسف بن حسن بن أحمد بن حسن، تذكرة الحفاظ وتبصرة الأيقاظ: 276/1، دار النوادر، سوريا، طبع اولى۔

(18) ابن عبد الهادي، أبو عبد الله محمد بن أحمد، طبقات علماء الحديث: 275/4، مؤسة الرسالة، الطبعة الثانية۔

"ثم انتهى إلى المزي.... هذا إمام المحدثين والله لو عاش الدارقطني استحيي أن يدرس مكانه"۔ [19]

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ "الدرر الکامنہ" میں فرماتے ہیں: میں نے ابو حیان کے بعد علامہ مزی جیسا کسی کو نہیں دیکھا عربی میں خاص کر تصریف کے معاملہ میں۔ "قال: ولم أر بعد أبي حيان مثله في العربية خصوصا التصريف"۔[20]

علامہ شوکانی امام ذہبی رحمہ اللہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں: "مزی حفاظ کے سردار، اسانید کے ناقد اور ہماری مشکلات کے حل کا مرجع وماوی تھے"۔

وقال الذهبى: "كان خاتم الحفاظ وناقد الأسانيد والألفاظ، وهو صاحب معضلاتنا ومرجع مشكلاتنا، قال: وفيه حياء وكرم وسكينة واحتمال وقناعة، وترك للتجمل"[21]

کتاب کا منہج

یہ صحاح ستہ اور ان کے ملحقات کے اطراف پر لکھی جانے والی ایک نہایت عمدہ کتاب ہے، جو تقریبا 19626 احادیث پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے اس کا نام "تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف" رکھا۔ صحیحین کی احادیث میں عمومی اعتماد واسطی اور دمشقی کی "اطراف الصحیحین" پر کیا جب کہ سنن کی احادیث کے معاملہ میں "ابو القاسم یعنی ابن عساکر" کی ترتیب پر کہ وہ بہت زیادہ عمدہ ترتیب پر تھی۔ جن چیزوں میں کوئی کمی باقی تھی اس کا اضافہ کیا اور جہاں پر کوئی وہم اور غلطی محسوس کی اس کی اصلاح فرمائی۔

قال فى مقدمة كتابه: "معتمداً في عامة ذلك على كتاب أبي مسعود الدمشقي.وكتاب خلف الواسطي في أحاديث الصحيحين.وعلى كتاب ابن عساكر في كتب السنن، فإنه أحسن الكل ترتيباً..... وسمَّيته: "تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف"[22].

کتاب کا موضوع درض ذیل کتب کی روایات ہیں:

1 – صحيح البخاري: لمحمد بن إسماعيل البخاري

2 – وصحيح مسلم: لمسلم بن الحجاج النيسابوري.

3 - وسنن أبي داود: لأبي داؤد السجستاني.

4 – وجامع الترمذي: لأبي عيسى الترمذي.

5 – سنن النسائي: لأبي عَبد الرحمَن النسائي

6 – وسنن ابن ماجه: لأبي عبد الله بن ماجة القزويني.

([19]) السبكي، تاج الدين عبد الوهاب بن تقي الدين، طبقات الشافعية الكبرى: 398/10، هجر للطباعة۔

([20]) العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن على بن حجر، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة: 231/6، دائرة المعارف العثمانيه-هند

([21]) الشوكاني، محمد بن علي، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع: 344/2، المكتبة الشاملة۔

([22]) المزي، جمال الدين أبو الحجاج يوسف بن عبد الرحمن، تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف: 3/1، المكتب الاسلامي، طبع ثاني

وما يجري مجراها من:

7 - مقدمة كتاب مسلم

8 - وكتاب المراسيل لأبي داود.

9 - وكتاب العلل للترمذي

10 - وكتاب الشمائل له.

11- وكتاب عمل اليوم والليلة للنسائي.[23]

مؤلف نے مقدمہ کے بعد کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا:

* کتاب المسانید اور جو اس کی طرف منسوب ہیں جیسا کہ موقوفات وغیرہ۔
* کتاب المراسیل اور اس کے ملحقات۔

پھر مسانید میں بھی رجال کی مسانید کو پہلے ذکر کر کے کتاب کو حروف ہجاء کی ترتیب پر اس طرح مرتب کیا کہ راوی اور راوی

کے والد کے نام میں حروف ہجاء کی ترتیب کا اعتبار رکھا۔ اسی طرح پہلے نام والے راویوں کو مقدم کیا پھر ان رواۃ کو جو کنیتوں سے مشہور ہیں اور پھر سب سے آخر میں مبہمات کو ذکر کیا۔ اور مبہم راویوں میں اس کے بعد روایت کرنے والے ناموں سے حروف ہجاء کا اعتبار کیا۔ اس کے بعد بالکل اسی ترتیب پر "مسانید النساء" کو ترتیب دیا۔ آخر میں مراسیل اور اس کے ملحقات کو ذکر کر کے کتاب کو مکمل کیا۔ کتاب میں 986 اسناد ہیں جو تقریبا 18389 احادیث پر مشتمل ہیں۔

کتاب میں استعمال کیے جانے والے رموز واشارات

* متفق علیہ روایت (یعنی جس روایت پر تمام اصحاب کتب ستہ متفق ہوں) کے لیے۔ (ع).
* صرف امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت کے لیے (خ)۔
* امام بخاری کا تعلیقا روایت کرنا۔ اس کے لیے (خت)۔
* صرف امام مسلم رحمہ اللہ کی روایت کے لیے (م)۔
* ابو داؤد رحمہ اللہ کی روایت کے لیے (د)۔
* امام ترمذی رحمہ اللہ کی "جامع الترمذی" میں ذکر کردہ روایت کے لیے (ت)۔
* جس روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے شمائل میں روایت کیا ہو اس کے لیے (تم) کا رمز استعمال کیا گیا ہے۔
* سنن نسائی کی روایت کے لیے (س)

(23) تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف: 3/1

* اور جس روایت کو امام نسائی رحمہ اللہ نے "عمل یوم ولیلۃ" میں روایت کیا ہو اس کے لیے (سی) رمز ہے۔
* سنن ابن ماجہ کی روایت کے لیے (ق)۔
* اس کے علاوہ مؤلف اپنے ذاتی اضافہ کے لیے (ز) استعمال کرتے ہیں۔[24]

کتاب کی خصوصیات

* کسی صحابی کی تمام کتب ستہ میں موجود روایت کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا گیا ہے، مثلاً آپ بڑے جزم سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کتب ستہ میں اس کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں، ایسے ہی ان تمام اصحاب کے لیے بھی جن سے کتب ستہ میں روایات لی گئی ہیں۔
* روایت میں راوی کا تفرد معلوم ہو جاتا ہے۔
* حدیث کے تمام طرق ایک جگہ جمع ہیں جس سے مدار حدیث کی پہچان ہو جاتی ہے۔
* مطبوعہ نسخہ میں جو روایات مذکور نہیں وہ روایات بھی "تحفۃ الاشراف" میں مل جاتی ہیں۔
* بہت سے علمی اضافات جو مؤلف نے بیان کیے، جیسا کہ اگر کوئی حدیث کتب ستہ میں سے کسی نے تعلیقا بیان کی ہے تو علامہ مزی رحمہ اللہ اس کے موصول کی جگہ بیان کر دیتے ہیں، یا اگر کسی جگہ وہ روایت کسی مدلس سے مروی ہے تو یہ بیان فرما دیتے ہیں، کہ فلاں نے اسے تصریحا بیان کیا ہے۔

ولم يذكر سالم بن غيلان. (ز) (رواه أحمد بن حنبل في مسنده ج 3، ص 38) عن المقرئ، عن حيوة و ابن لَهيعة، عن سالم بن غيلان.[25]

٦.٢۔اتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة: للإمام ابن حجر بن العسقلاني

اطراف پر لکھی جانے والی کتب میں تیسرا بڑا سرمایہ ابن حجر رحمہ اللہ کی یہ مایہ ناز کتاب ہے جس میں انہوں نے دس کتابوں کی اطراف کو جمع کیا ہے۔ مؤلف نے چند اور کتب کے اطراف کو بھی جمع کیا لیکن "اتحاف المهرۃ" کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کے کچھ حالات زندگی

آپ کا پورا نام "ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمود الکنانی العسقلانی الشافعی" ہے۔ ابن حجر کے نام سے مشہور ہوئے۔ شعبان 773ھ میں مصر میں پیدا ہوئے، والدین ان کے زمانہ

---

(24) تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف: 6/1
(25) تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف: 361/3

طفولیت میں ہی وفات پا گئے اور یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ علامہ عراقی، ابن الملقن اور نور الدین الہیثمی جیسے کبار اساتذہ سے کسب فیض فرمایا، آپ کے تلامذہ میں علامہ سخاوی، جلال الدین سیوطی اور زکریا انصاری جیسے مایہ ناز علماء سر فہرست ہیں۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ ایک جامع شخصیت تھیں، آپ بیک وقت ایک محدث، فقیہ، مفسر اور مؤرخ تھے۔ درجنوں تصنیفات کی جن سے امت آج تک استفادہ کر رہی ہے۔ آپ کی تصنیفات میں صحیح بخاری کی شرح "فتح الباری"، اسماء الرجال میں "تهذیب التهذیب اور لسان المیزان"، مصطلح میں "نخبة الفکر" اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق "الاصابة فی تمیز الصحابہ" مشہور ومتداول کتب ہیں۔ مملوک سلاطین کے زمانہ میں مصر میں قاضی القضاۃ رہے، آخری بار 852ھ کو قاضی القضاۃ مقرر ہوئے اور اسی سال داعی اجل کو لبیک کہا، اس وقت ان کی عمر 79 سال چند ماہ تھی۔ قاہرہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی، سلطان مصر نے بھی جنازہ میں شرکت کی، قاہرہ میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔

کتاب کا منہج

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے اتحاف میں درج ذیل دس کتب کی احادیث کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ جس میں فقہاء اربعہ کی مسانید، وہ مؤلفین جنہوں نے روایات میں صحت کا التزام کیا اور وہ محدثین ہیں جنہوں نے شیخین کی کتب کو بنیاد بنایا جیسا کہ حاکم وغیرہ شامل ہیں۔ مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی جگہ حافظ صاحب نے طحاوی کو شامل کیا ہے، کیونکہ انہیں کوئی مستند ذریعہ نہیں مل سکا، جس کہ اتحاف کے مقدمہ میں خود علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

1۔موطأ الإمام مالك بن أنس

2- مسند الإمام الشافعي

3- مسند الإمام أحمد بن حنبل

4- سنن الدارمي

5- المنتقى لابن الجارود

6- صحيح ابن خزيمة

7- مستخرج أبي عوانة

8- شرح معاني الآثار للطحاوي

9 - صحيح ابن حبان

10 - سنن الدارقطني

11- مستدرك الحاكم

لیکن در حقیقت یہ کل گیارہ کتب ہیں جس میں گیارہویں کتاب "سنن دار قطنی" ہے، جسے وہ مکمل نہ کر سکے اور ان کی وفات ہو گئی۔

"قال ابن فهد: و إنما زاد العدد واحدا لأن صحيح ابن خزيمة لم يوجد سوى قدر ربعه"[26]

* مؤلف نے علامہ مزی رحمہ اللہ کی کتاب تحفۃ الاشراف کی ترتیب پر احادیث کے اطراف کو جمع کرنے کا دعوی کیا ہے۔ اگرچہ مکمل ان کی ترتیب ملحوظ نہ رکھ پائے۔
* اسی طرح مصنف کبھی کبھی اطراف کو ابواب فقہیہ پر مرتب کر دیتے ہیں، لیکن یہ نادر ہے۔ جیسا کہ حضرت عکرمہ کی مرویات میں یہی منہج اختیار کیا ہے۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے صرف انہیں دس کتب پر انحصار نہیں کیا بلکہ اکثر وہ اور بھی کئی کتب کی روایات کو نقل کر دیتے ہیں مختلف فوائد کے حصول کے لیے۔ جیسا کہ وہ اکثر معاجم ثلاثہ، بزار اور الادب المفرد سے بھی روایات نقل کرتے رہتے ہیں۔

"ثم إن الحافظ أيضا لم يقتصر على المصادر العشرة التي ذكرها في مقدمة "الإتحاف" والتزم بها، فكثيرا ما ينقل عن غيرها"[27]

* اسی طرح مؤلف اسناد کے الفاظ کو بڑی وضاحت سے ذکر کرنے کا التزام کرتے ہیں تاکہ اس سے تدلیس کی وضاحت ہو سکے۔ "إلا أني أسوق ألفاظ الصيغ في الإسناد غالبا لتظهر فائدة ما يصرح به المدلس"[28]

کتاب میں استعمال کیے جانے والے رموز و اشارات

* سنن دارمی کے لیے (می)
* ابن خزیمہ کے لیے (خز)
* مسند ابی عوانہ کے لیے (عه)
* مستدرک حاکم کے لیے (کم)
* ابن حبان کے لیے (حب)
* ابن جارود کے لیے (جا)
* شرح معانی الآثار للطحاوی کے لیے (طح)
* سنن دار قطنی کے لیے (قط)

(26) ابن فهد، أبو الفضل تقي الدين محمد بن محمد، لحظ الألحاظ بذيل طبقات الحفاظ: 213/1، دار الكتب العلمية، طبع اولى
(27) إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة: 104/1
(28) إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة: مقدمة المؤلف 159/1

اس کے علاوہ بقیہ آئمہ ثلاثہ (شافعی، مالک اور احمد) سے جو روایات ہیں ان کو نام کے ساتھ ذکر فرماتے ہیں۔

کتاب کی خصوصیات

* مصنف ان گیارہ کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی کتب کی روایات کو اس میں نقل کرتے ہیں جس سے اور بھی اسانید معلوم ہوجاتی ہیں۔
* روایت کے الفاظ اداء کو بیان کرتے ہیں تا کہ عنعنہ اور تدلیس کی مکمل پہچان ہو اور روایت کا درجہ معلوم ہو جائے۔
* مصنف بعض اسانید کی تعلیل بیان کرکے ان پر حکم بھی لگاتے ہیں اور رواۃ کی جانچ پرکھ بھی کر دیتے ہیں۔

٦.٣-ذخائر المواريث في الدلالة على مواضع الحديث: للعلامة النابلسي

علامہ نابلسی رحمہ اللہ کی اطراف پر لکھی گئی نہایت مفید کتاب جس میں علامہ نابلسی رحمہ اللہ نے صحاح ستہ اور مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کی روایات کے اطراف کو جمع کیا ہے۔

کتاب کا منہج

علامہ نابلس رحمہ اللہ نے کتاب کو حروف معجم کی ترتیب پر درج ذیل سات ابواب میں تقسیم کیا ہے:

* پہلے باب میں ان صحابہ کی مرویات کو جمع کیا ہے جو ناموں کے ساتھ مشہور ہیں۔
* دوسرے باب میں ان حضرات کی مرویات ہیں جو کنیتوں سے جانے جاتے ہیں۔
* تیسرے باب میں مردوں میں سے مبہمین کی روایات کو ذکر کیا۔
* باب چہارم میں ان صحابیات کی روایات ہیں جو نام سے معروف ہیں۔
* پانچواں باب کنیتوں سے مشہور صحابیات کی روایات پر ہے۔
* چھٹے باب میں عورتوں میں سے مبہمات کے ذکر میں ہے۔
* ساتویں باب میں مراسیل کا بیان ہے۔

کتاب میں استعمال ہونے والے رموز

* امام بخاری رحمہ اللہ کے لیے (خ)
* امام مسلم رحمہ اللہ کے لیے (م)
* ابو داؤد سجستانی کے لیے (د)
* سنن ترمذی کے لیے (ت)
* امام نسائی رحمہ اللہ کے لیے (س)
* ابن ماجہ رحمہ اللہ کے لیے (ہ)

* مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کے لیے (ط)

کتاب کی خصوصیات

* علامہ نابلسی رحمہ اللہ صرف انہیں کتب کی اسانید کو بیان کرتے ہیں جن کا انہوں نے التزام کیا ہے، اس کے علاوہ وہ کسی دوسری کتاب کی اسانید کو بیان نہیں کرتے۔
* روایات کا تکرار نہیں کرتے بلکہ ہر روایت کو اس کی جگہ پر ایک ہی دفعہ تمام اسانید سے نقل فرما دیتے ہیں۔
* اگر ایک روایت کئی صحابہ سے مروی ہو تو ان سب اسانید کو ایک ہی جگہ جمع فرما دیتے ہیں، بار بار اس کا ذکر نہیں کرتے کیونکہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک ہی جگہ نقل کرنے سے۔
* اسانید کو جمع کرنے میں الفاظ کے ساتھ ساتھ روایت کے معنی کا بھی اعتبار کرتے ہیں۔
* سنن ابن ماجہ کو بھی اپنی کتاب کے اطراف میں جمع کیا ہے اس سے پہلے کتب ستہ کی اطراف کو تو جمع کیا گیا تھا لیکن مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کی اطراف جمع نہیں کیے گئے تھے۔

اس کے علاوہ بھی کتب اطراف پر بہت سی کتب لکھی گئی ہیں جن میں سے سب کا تعارف مقالہ کی طوالت کی وجہ سے چھوڑنا ضروری ہے، تاہم ہم ان کتب اطراف اور ان کے مؤلفین کے نام کی ایک فہرست یہاں ذکر کر دیتے ہیں تاکہ قاری اگر چاہے تو ان سے استفادہ کر سکے۔

* أطراف الصحيحين : للحافظ ابى مسعود ابراهيم بن محمد بن عبيد الدمشقى(ت401ھ)
* أطراف المؤطا : للحافظ ابى عمرو عثمان بن سعيد بن عثمان الدانى (ت444ھ)
* أطراف المؤطا :للخطيب البغدادى أحمد بن على بن ثابت (ت463ھ)
* أطراف الكتب الستة : للحافظ ابى الفضل محمد ب طاهربن على المقدسى
* أطراف الصحيحين: للحافظ ابى نعيم عبيد الله بن حسن بن احمد الاصبهانى(ت517ھ)
* أطراف الكتب الخمسة: للحافظ ابى العباس احمد بن ثابت بن محمد الطرقى(ت521ھ)
* أطراف المؤطا: للمحدث ابى العباس احمد بن طاهربن على بن عبادة الانصارى الخزرجى (ت532ھ)
* أطراف السنن الاربعة المسمى: "الاشراف على معرفة الاطراف": للحافظ ابى القاسم ابن عساكر
* أطراف الكتب الستة :للامام ابى بكرمحمد بن احمد على قطب الدين القسطلانى (ت 686ھ)
* أطراف صحيح ابن حبان : للحافظ ابى الفضل عبد الرحيم بن الحسين العراقى

۷۔ خلاصہ بحث

اطراف "طَرَف" کی جمع ہے جس کے لغوی معنی ہیں کونہ اور کسی چیز کا کنارہ وغیرہ، جیسا کہ فیروزآبادی نے القاموس المحیط میں نقل کیا۔ والطرف محركة: الناحية وطائفة من الشيء اطراف کا

اصطلاحی معنی یہ ہے کہ حدیث کے کسی ایسے حصہ کو ذکر کرنا جس سے باقی حصہ کی طرف اشارہ ہو رہا ہو اسانید کو جمع کرنے کے ساتھ۔ کتب اطراف کا معنی جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ یہ بیان کرتے ہیں اطراف تصانیف کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے کہ جس میں حدیث کے کسی مشہور حصہ کو ذکر کیا جاتا ہے جو بقیہ پر دلالت کرتا ہو اسانید کے جمع کرنے کے ساتھ، پھر چاہے مکمل اسانید کا استیعاب کیا جائے یا کسی مخصوص کتب کی اسانید کا۔ کتب اطراف کا رواج بھی باقی علوم حدیث کی طرح قدیم ہے۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے اطراف کا مقصود یہ بیان کیا کہ سلف صالحین احادیث کے اطراف کی کتابت کیا کرتے تھے تاکہ وہ اپنے شیوخ سے ان کا مذاکرہ کریں۔

* کتب اطراف سے باحث کے لیے حدیث کے تمام طرق اور اسانید کی تلاش آسان ہو جاتی ہے۔
* کتب اطراف میں دیکھنے سے قاری کے لیے متون میں اس حدیث کا تلاش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔
* اسناد کے علو و نزول کا علم ہو جاتا ہے۔

اطراف پر لکھی جانے والی کتب میں "اطراف الواسطی" کو اولیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں واسطی رحمہ اللہ نے صحیحین کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ اس کتاب کے مؤلف "ابو محمد خلف بن محمد الواسطی" ہیں۔ ابن عساکر اپنی کتاب "الإشراف علي معرفة الأطراف" کے مقدمہ میں یہ لکھتے ہیں "خلف کی کتاب ترتیب اور رسم کے لحاظ سے بہت عمدہ اور اخطاء و اوہام کے لحاظ سے بہت زیادہ کم ہے"

کتب اطراف کے مؤلفین میں دوسرا بڑا نام علامہ مزی رحمہ اللہ کا ہے، اور ان کی کتاب "تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف" ایک نہایت ہی مقبول و متداول کتاب ہے۔ یہ صحاح ستہ اور ان کے ملحقات کے اطراف پر لکھی جانے والی ایک نہایت عمدہ کتاب ہے، جو تقریبا 19626 احادیث پر مشتمل ہے۔ صحیحین کی احادیث میں عمومی اعتماد واسطی اور دمشقی کی "اطراف الصحیحین" پر کیا جب کہ سنن کی احادیث کے معاملہ میں "ابو القاسم یعنی ابن عساکر" کی ترتیب پر۔ اطراف پر لکھی جانے والی کتب میں تیسرا بڑا سرمایہ ابن حجر رحمہ اللہ کی مایہ ناز کتاب "اتحاف المہرۃ بالفوائد المبتکرۃ من اطراف العشرۃ" ہے۔ جو دس کتب کی روایات کی اطراف ہیں۔ جس میں فقہاء اربعہ کی مسانید، وہ مؤلفین جنہوں نے روایات میں صحت کا التزام کیا اور وہ محدثین ہیں جنہوں نے شیخین کی کتب کو بنیاد بنایا جیسا کہ حاکم وغیرہ شامل ہیں۔ مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی جگہ طحاوی کو شامل کیا ہے۔ ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الحدیث: علامہ نابلسی رحمہ اللہ کی اطراف پر لکھی گئی نہایت مفید کتاب جس میں علامہ نابلسی رحمہ اللہ نے صحاح ستہ اور مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کی روایات کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ علامہ نابلسی رحمہ اللہ نے کتاب کو حروف

معجم کی ترتیب پر سات ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ اس کے بعد کتب اطراف کی ایک لسٹ بنادی ہے جس سے اطراف پر لکھی گئی کتب کا علم ہو جائے گا۔

کتابیات

ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی، المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، (حلب: دار الوعي، 1396ھ)۔

جلال الدین سیوطی، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، (ریاض: دار طیبه، بدون تاریخ)۔

محمد بن يعقوب الفيروز آبادی، القاموس المحيط، (مکتبه شامله، بدون تاریخ)۔

ابو الحسن احمد بن فارس القزوینی، معجم مقاییس اللغة، (بیروت: دار الفکر، بدون تاریخ)۔

شریف محمد بن جعفر الکتانی، الرسالة المستطرفة لبیان مشهور کتب السنة المشرفة، (بیروت: دار البشائر الإسلامية، 5 واں ایڈیشن)۔

احمد بن علی بن حجر العسقلانی، نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر فی مصطلح أهل الأثر، (ریاض: مطبعه سفیر، پہلی اشاعت)۔

ڈاکٹر نور الدین محمد عتر، کیفیة التعامل مع الفهرس العام لأسماء کتب السنة، (مکتبه شامله، بدون تاریخ)۔

ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن ادریس الرازی، الجرح والتعدیل، (بیروت: دار إحياء التراث العربي، پہلی اشاعت)۔

احمد بن علی بن محمد العسقلانی، اتحاف المهرة، (مدینه منوره: مجمع الملک فہد، پہلی اشاعت)۔

ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی، العلل ومعرفة الرجال، (بیروت: المکتب الاسلامی، پہلی اشاعت)۔

ڈاکٹر محمد مصطفی الاعظمی، دراسات فی الحدیث النبوی وتاریخ تدوینه، (بیروت: المکتب الاسلامی، 1980)۔

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، پہلی اشاعت)۔

مصطفی بن عبد اللہ حاجی خلیفه، کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون، (بیروت: دار الکتب العلمیة، بدون تاریخ)۔

یوسف بن حسن بن احمد ابن المبرد، تذکرة الحفاظ وتبصرة الأيقاظ، (دمشق: دار النوادر، پہلی اشاعت)۔

ابو عبد اللہ محمد بن احمد ابن عبد الهادی، طبقات علماء الحدیث، (بیروت: مؤسسة الرسالة، دوسری اشاعت)۔

تاج الدین عبد الوہاب بن تقی الدین السبکی، طبقات الشافعیة الکبری، (قاہرہ: ہجر للطباعة، بدون تاریخ)۔

احمد بن علی بن حجر العسقلانی، الدرر الکامنة في أعيان المائة الثامنة، (حیدرآباد: دائرة المعارف العثمانية، بدون تاریخ)۔

محمد بن علی الشوکانی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، (مکتبه شامله، بدون تاریخ)۔

جمال الدین ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمن المزی، تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف، (بیروت: المکتب الاسلامی، دوسرا ایڈیشن)۔

تقی الدین محمد بن محمد ابن فہد، لحظ الألحاظ بذیل طبقات الحفاظ، (بیروت: دار الکتب العلمیة، پہلی اشاعت)۔